
ویکیپیڈیا
آزاد دائرۃ المعارف

محمد باقر

https://ur.wikipedia.org/s/sw

محمد باقر، زین العابدین کے فرزند اور شیعوں کے پانچویں امام ہیں۔ ان کا نام ان کے جد محمد پر تھا اور باقر لقب تھا۔ اسی وجہ سے محمد باقر کے نام سے مشہور ہوئے۔ امامیہ کے یہاں ائمہ معصومین میں سے ان کا سلسلۂ نسب ماں اور باپ دونوں طرف نبی محمد تک پہنچتا ہے۔ دادا ان کے حسین تھے جو محمد کے چھوٹے نواسے تھے اور والدہ ان کی ام عبد اللہ فاطمہ حسن بن علی کی صاحبزادی تھیں جو پیغمبر اسلام کے بڑے نواسے تھے۔

حلیہ

مُحمد باقر کا چہرہ درمیانی گندمی رنگ کا تھا۔[5]

نام ونسب

محمد نام، ابو جعفر کنیت، باقر لقب،حضرت امام زین العابدین کے فرزند ارجمند تھے،ان کی ماں ام محمد حضرت امام حسنؓ کی صاحبزادی تھیں، اس لیے آپ کی ذات گویا ریاض نبوی کے پھولوں کا دو آتشہ عطر تھی۔

پیدائش

صفر 57 ھ میں مدینہ میں پیدا ہوئے،اس حساب سے ان کے جدبزرگوار حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے وقت ان کی عمر تین سال کی تھی۔[6]

فضل وکمال

باقر اس معدن کے گوہر شب چراغ تھے،جس کے فیض سے ساری دنیا میں علم وعمل کی روشنی پھیلی،پھر حضرت امام زین العابدین جیسے مجمع البحرین باپ کے آغوش میں پرورش پائی تھی،ان موروثی اثرات کے علاوہ خود آپ میں فطرۃً تحصیلِ علم کا ذوق تھا، ان اسباب نے مل کر آپ کو اس عہد کا ممتاز ترین عالم بنادیا تھا، وہ اپنے وفور علم کی وجہ سے باقر کے لقب سے ملقب ہو گئے تھے بقر کے معنی عربی میں پھاڑنے کے ہیں اسی سے البقرالعلم ہے،یعنی وہ علم کو پھاڑ کر اس کی جڑ اوراندرونی اسرار سے واقف ہو گئے تھے [7]بعض علما ان کا علم ان کے والد بزرگوار سے بھی زیادہ وسیع سمجھتے تھے، محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ میری نظر میں کوئی ایسا صاحب علم نہ تھا،جسے علی ابن حسین پر ترجیح دی جا سکتی ہے،یہاں تک کہ ان کے صاحبزادے محمد کو دیکھا [8] وہ اپنے عہد میں اپنے خاندان بھر کے سردار تھے،علامہ ذہبی لکھتے ہیں، کان سید بنی ھاشم فی زمانہ امام نووی لکھتے ہیں کہ وہ جلیل القدر تابعی اورامام بارع تھے، ان کی جلالت پر سب کا اتفاق ہے ان کا شمار مدینہ کے فقہا اور ائمہ میں تھا۔ [9]

محمد باقر



(عربی میں: مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ الباقر)



معلومات شخصیت

پیدائش	8 مئی 677ء مدینہ منورہ
وفات	26 جنوری 733ء (56 سال) مدینہ منورہ
وجہ وفات	زہر
مدفن	جنت البقیع
قاتل	ہشام بن عبدالملک
شہریت	سلطنت امویہ
زوجہ	ام فروہ
اولاد	جعفر الصادق [1]، سلطان علی بن محمد باقر ، آمنہ بنت محمد باقر
والد	زین العابدین [2]
والدہ	فاطمہ بنت حسن
بہن/بھائی	زید بن علی رضی اللہ عنہ ، حسین الاصغر ، عبد اللہ بن علی بن حسین

عملی زندگی

استاد	زین العابدین
نمایاں شاگرد	عبد الرحمٰن اوزاعی ، ابو حنیفہ
پیشہ	امام [3]، محدث
مادری زبان	عربی
پیشہ ورانہ زبان	عربی [4]



تلامذہ

اس عہد کے بڑے ائمہ امام اوزاعی،اعمش،ابن جریج،امام زہری ، عمرو بن دینار اورابو اسحٰق، سبیعی وغیرہ کا برتابعین اورتبع تابعین کی بڑی جماعت آپ کے خرمن کمال کی خوشہ چین تھی۔ [10]

فقہ

فقہ میں آپ کو خاص دستگاہ حاصل تھی،ابن برقی آپ کو فقیہ وفاضل کہتے ہیں امام نسائی فقہائے تابعین میں [11] اور امام نووی مدینہ کے فقہا اورآئمہ میں شمار کرتے ہیں۔ [12]

زہد وعبادت

آپ نے ان بزرگوں کے دامن میں پرورش پائی تھی جن کا مشغلہ ہی عبادت تھا اورایسے ماحول میں آپ کی نشو و نما ہوئی تھی جو ہر وقت خدا کے ذاکر اوراس کی تسبیح وتحمید سے گونجا کرتا تھا، اس لیے عبادت کی وہی روح آپ کے رگ وپے میں سرایت کر گئی تھی،عبادت وریاضت آپ کا محبوب مشغلہ تھا،شبانہ یوم میں ڈیڑھ سورکعتیں نماز پڑھتے [13]مسجدوں کی کثرت سے پیشانی پر نشان سجدہ تاباں تھا،لیکن زیادہ گہرانہ تھا۔ [14]

شیخین کے ساتھ عقیدت

سنی روایات کے مطابق وہ اپنے اسلاف اور بزرگوں کی طرح شیخین کے ساتھ قلبی عقیدت رکھتے تھے، جابر کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ محمد بن علی سے پوچھا کہ آپ کے اہل بیت میں کوئی ابو بکر و عمر کو گالیاں بھی دیتا تھا، فرمایا نہیں میں انھیں دوست رکھتا ہوں اوران کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہوں۔ [15] سالم بن ابی حفصہ کا بیان ہے کہ میں نے امام باقر اوران کے صاحبزادے جعفر صادق سے ابوبکر و عمر کے بارہ میں پوچھا،انھوں نے فرمایا سالم میں انھیں دوست رکھتا ہوں اوران کے دشمنوں سے تبری کرتا ہوں، یہ دونوں امام ہدی تھے میں نے اپنے اہل بیت میں سے ہر شخص کو ان کے ساتھ تو لا ہی کرتے پایا۔[16]

صحت عقیدہ

بعض جماعتوں نے بہت سے ایسے غلط عقائد ان بزرگوں کی طرف منسوب کر دیے ہیں، جن سے ان کا دامن بالکل پاک تھاوہ امور دین میں خالص اور بے آمیز اسلامی عقائد کے علاوہ کوئی جدید عقیدہ نہ رکھتے تھے،جائز روایت کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن علی سے پوچھا کیا اہل بیت کرام میں سے کسی کا یہ خیال تھا کہ کوئی گناہ شرک ہے،فرمایا نہیں میں نے دوسرا سوال کیا،ان میں کوئی رجعت کا قائل تھا فرمایا نہیں۔ [17]

شہادت

اگرچہ 732 (114 ہجری) اور 735 (117 ہجری) عام طور پر بتائے جاتے ہیں، لیکن امام باقر (علیہ السلام) کی شہادت کے وقت کے بارے میں کافی اختلاف ہے, جو 732 سے 736 تک ہے۔ وہ اس وقت تقریباً ستاون سال کے تھے اور غالباً زید کی بغاوت سے پہلے 740 میں شہید ہو گئے۔ 12 امامی ان کی شہادت کو ہر سال ساتویں ذو الحجہ کو یاد کرتے ہیں۔

باقی بارہ اماموں کی طرح، امام باقر (علیہ السلام) کو بھی شہید کیا گیا تھا۔ ہشام یا اس کے جانشین، ولید 2 (743–744) پر امام باقر (علیہ السلام) کو زہر دینے کا الزام ہے۔ ایک اور روایت کے مطابق، امام باقر (علیہ السلام) کو ان کے رشتہ دار، زید بن الحسن نے زہر دیا، جب وہ امام باقر (علیہ السلام) سے اسلامی نبی کی وراثت پر قبضہ کرنے میں ناکام رہے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) مدینہ کے بقیع قبرستان میں دفن ہیں۔ ان کی قبر پر ایک مزار کھڑا تھا جو 1806 میں اور پھر دوبارہ 1925 کے قریب وہابیوں کے ہاتھوں منہدم ہوا۔

اولاد

امام باقر کی کئی اولادیں تھیں، جعفر،عبد اللہ،یہ دونوں حضرت ابوبکر صدیق کی پوتی ام فروہ کے بطن سے تھے، ابراہیم یہ ام حکیم بنت اسید کے بطن سے تھے، علی اور زینب یہ دونوں ام ولد سے تھے، ام سلمہ یہ بھی ام ولد سے تھیں، ان میں جعفر المقلب بہ صادق سب میں نامور ہیں اور آپ کے جانشین تھے۔ [18]

لباس

امام باقر نہایت خوش لباس تھے،خز جو ایک بیش قیمت کپڑا ہے اور سادہ اورنگین دونوں طرح کا لباس استعمال کرتے تھے،ابریشم کے بوٹے دار کپڑے بھی پہنتے تھے اور وسمہ اورکتم کا خضاب لگاتے تھے۔ [19]

اقوال

- ہر شے کی ایک آفت ہوتی ہے اور علم کی آفت نسیان (بھولنے کا مرض) ہے۔
- اپنے فرزند کو نصحیت کرتے ہوئے فرمایا: بیٹا! ہمیشہ سستی اور اُکتاہٹ سے بچو کیونکہ یہ دونوں چیزیں محرومی کی کنجی ہیں۔ جب تم کسی کام میں سستی کرو گے تو اُس کا حق اداء نہ کرسکو گے اور اگر اُکتا جاؤ گے تو حق پر صبر نہ کرسکو گے۔
- تین اعمال سب سے سخت ہیں: ہر حال میں ذِکر الٰہیٰ کرنا، اپنے نفس کے ساتھ اِنصاف کرنا اور مال میں بھائی کے ساتھ مؤاخات کرنا۔
- بطن یا شرم گاہ کی عفت و حفاظت سے زیادہ افضل و بہتر کوئی عبادت نہیں ہے۔
- اللہ کو سائل کے سوال سے زیادہ کوئی شے محبوب تر نہیں۔
- قضاء قدر کو دعا ہی رَد کرسکتی ہے۔
- کسی کے ساتھ حسن سلوک اور نیکی کرنا بااعتبارِ ثواب جلد خیر کو پہنچاتا ہے اور با اعتبارِ عقوبت زناء سے زیادہ اور کوئی شے عذاب و غضبِ الٰہیٰ کو جلد دعوت دینے والی نہیں۔
- آدمی کے عیب کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ دوسروں کے عیب کھولتا پھرے ، جن کو اپنی ذات میں پا کر چشم پوشی کرتا ہے اور دوسروں کو اِن کاموں کے کرنے کا حکم دے جن کو خود نہیں کر پاتا۔
- ابلیس کو ہزار عابدوں کی موت سے زیادہ ایک عالم کی موت زیادہ محبوب ہے۔[20]

حوالہ جات

1. عنوان : Джафар ас-Садик
2. عنوان : Мухаммад Бакир
3. عنوان : Gemeinsame Normdatei — جی این ڈی آئی ڈی: https://d-nb.info/gnd/119463857 — اخذ شدہ بتاریخ: 20 اپریل 2026 — اجازت نامہ: CC0
4. مصنف: فرانس کا قومی کتب خانہ — عنوان : اوپن ڈیٹا پلیٹ فارم — بی این ایف - آئی ڈی: https://catalogue.bnf.fr/ark:/12148/cb15008600f — اخذ شدہ بتاریخ: 10 اکتوبر 2015
5. بحار الانوار ج ٤، ص ١٤
6. (ابن خلکان،جلد اول،ص 450)
7. (تذکرۃ الحفاظ،جلد اول،صفحہ111 وتہذیب الاسماء نووی جلد اول ،ق اول ص 187)
8. (تہذیب التہذیب،ج 9،ص350)

9. (تذکرۃ الحفاظ:1/111)
10. (تہذیب التہذیب:9/350)
11. (تہذیب التہذیب ایضاً)
12. (تہذیب التہذیب ایضاً)
13. (تذکرۃ الحفاظ:1/111)
14. (ابن سعد،ج5،ص236)
15. (ایضاً:236)
16. (تہذیب التہذیب،ج 9،ص 351)
17. (ابن سعد:5/236)
18. (ابن سعد،ج 5،ص235)
19. (ابن سعد ایضاً)
20. ابن کثیر: البدایہ والنہایہ معروف بہ تاریخ ابن کثیر، جلد 9، ص 27-268۔
